صیام کے دن ہیں

دلوں کا دیس بساؤ صیام کے دن ہیں
خدا سے ربط بڑھاؤ صیام کے دن ہیں
دعائیں مانگ کے لے لو وصال کی گھڑیاں
حروفِ وصل سناؤ صیام کے دن ہیں
ماہِ صیام کا تم سے یہی تقاضا ہے
کہ لَو خُدا سے لگاؤ صیام کے دن ہیں
نبی کے سینے پہ اتری ہے جو کتابِ ھدیٰ
وہی غنا سے سناؤ صیام کے دن ہیں
بتوں کے سامنے سر کو جھکا نہیں سکتے
خدا کے سامنے جھک جا صیام کے دن ہیں
جُھکیں گے لالہ و گل بھی، سبھی مغنّی بھی
یہ نغمہ تم بھی سناؤ، صیام کے دن ہیں
بلا رہی ہے تمہیں یہ فضاءِ لا ہوتی
تم اس فضا میں تو آؤ صیام کے دن ہیں
سنو خدا کے لئے یہ غناءِ ملکوتی
تم اس پہ کان لگاؤ صیام کے دن ہیں
حروف و لفظ و کتابِ ہدیٰ کے ہوتے ہوئے
فسانے اب نہ سناؤ صیام کے دن ہیں
خدا کے قرب کے لمحوں کے اس مہینے میں
قریبِ غیر نہ جاؤ صیام کے دن ہیں
کہاں شعور تمہارا وہ آگہی ہے کہاں
یہ خود کو راہ سُجھاؤ صیام کے دن ہیں

○ سید عطاء المحسن بخاری (یکم رمضان ۱۴۱۹ھ)

امیر المومنین

خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

وہ آدھی دنیا کا حکمراں تھا، وہ حکمراں بھی مگر کہاں تھا
بپھرتی موجوں پہ حق پرستوں کی سادہ کشتی کا بادباں تھا
بڑا مبارک ہے کام اس کا، ستاروں جیسا مقام اس کا
وہ ایک شاہین صفت مجاہد جو سوئے منزل رواں دواں تھا
بڑے بڑوں کو گرانے والا، گرے ہوؤں کو اٹھانے والا
وہ رہبروں کا تھا نیک رہبر، وہ پاسبانوں کا پاسباں تھا
ابھرتے سورج سے تاج مانگا، سمندروں سے خراج مانگا
کسے خبر ہے کہ اس کا سکہ جہاں میں جاری کہاں کہاں تھا
وہ نیک سیرت حیا کی خاطر، لڑا ہمیشہ خدا کی خاطر
وہ دیکھنے میں تھا ایک لیکن حقیقتوں میں وہ کارواں تھا
قلندرانہ حیات اس کی، سکندرانہ صفات اس کی
کبھی ردا تھا وہ مفلسوں کی، کبھی وہ ریشم کا سائباں تھا
وہ ایک عنواں بشارتوں کا، بصیرتوں کا، بصارتوں کا
اسی سے رستے تلاش کرنا وہ دینِ فطرت کی کہکشاں تھا
مؤرخانہ بیان توبہ !! منافقانہ زبان توبہ !!
وہ اس گھڑی بھی چمک رہا تھا، جہاں جب یہ دھواں دھواں تھا
حسنؓ سے پوچھو علیؓ سے پوچھو تم اس کی بابت نبی سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضوفشاں تھا
شہنشہوں پر تھا رعب طاری کہ انجم اس کی تھی ضرب کاری
ہر ایک ظالم سمٹ رہا تھا جدھر جدھر تھا جہاں جہاں تھا

○ انجم نیازی بہ شکریہ فیض الاسلام، راولپنڈی، دسمبر ۱۹۹۸ء)